معارِفِ اِسلامی Ma’ārif-e-Islāmī

eISSN: 2664-0171, pISSN: 1992-8556
Publisher: Faculty of Arabic & Islamic Studies
Allama Iqbal Open University, Islamabad
Website: https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jmi
Vol.23 Issue: 02 (July – December 2024)
Date of Publication: 25-December 2024

https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jmi

Article	منتخب شروح سنن نسائی کا تعارف اور منہج واسلوب *Introduction of Selected Sharḥ Sunan al-Nasā’ī and their Style*
Authors & Affiliations	1. ***Dr. Waris Ali*** *Assistant Professor, Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Garrison University Lahore.* mwarisali@lgu.edu.pk 2. ***Muhammad Irfan*** *M phil Scholar, Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore* Muhammad_irfan86@gmail.com
Dates	***Received*** 15-08-2024 ***Accepted*** 12-10-2024 ***Published*** 25-12-2024
Citation	Dr. Waris Ali and Muhammad Irfan, 2024. منتخب شروح سنن نسائی کاتعارف اور منہج وأسلوب [online] IRI - Islamic Research Index - Allama Iqbal Open University, Islamabad. Available at: https://iri.aiou.edu.pk [Accessed 25 December 2024].
Copyright Information	2024@ . منتخب شروح سنن نسائی کاتعارف اور منہج وأسلوب by Dr. Waris Ali & Muhammad Irfan is licensed under Attribution-Share Alike 4.0 International
Publisher Information	Faculty of Arabic & Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan https://aiou.edu.pk/

Indexing & Abstracting Agencies

IRI(AIOU)	HJRS(HEC)	Tehqiqat	Asian Indexing	Research Bib	Atla Religion Database (Atla RDB)	Scientific Indexing Services (SIS)

منتخب شروح سنن نسائی کا تعارف اور منہج واسلوب

Introduction of Selected Sharḥ Sunan al-Nasāʼī and their Style

Abstract

Sunan al-Nasāʼī is the famous book of Hadith that is counted in the Books of Siha Sitta. Imam *al-Nasāʼī* compiled this book with the determination that there should be no Ḍa'īf Hadith in it. That is why there are a few Ḍa'īf.Hadiths in this book. He was also very committed to the practice of the correct word of Hadith. This book has been explained by different scholars in Arabic and urdu languages but this research article focuses to the selected two sharuh of *Sunan al-Nasāʼi* that are written in Urdu language. 1st *Sunan al-Nasāʼī* by Muhammad Liaqat Ridhwi and second Motarjam *Sunan al-Nasāʼī* by Hafiz Muhammad Amin. Both sharuh have been written in brief and to the point. Volumes of sharah Sunan Nisai six but *Sharḥ Sunan al-Nasāʼī* by Hafiz Muhammad Amin is in seven volumes. harah *Sunan al-Nasāʼī* by Hafiz Muhammad Amin was published in 2011 and the *Sharḥ Sunan al-Nasāʼī* by Liaqat Rizwi in 2015 by Shabir Brothers.

Keywords: *Sunan al-Nasāʼī*, Imam Nisai, Sharuh, *Sharḥ Sunan al-Nasāʼī*, Liaqat Rizwi, Hafiz Amin

امام نسائی تیسری صدی ہجری کے ایسے عظیم محدث ہیں جن کے اخلاص اور للہیت کے ساتھ ساتھ ان کی محنت کی وجہ سے ان کی تالیف سنن نسائی کو ایسی شہرت نصیب ہوئی کہ اسے حدیث کی چھ مستند کتب جن کو صحاح ستہ بھی کہتے ہیں میں شمار کیا جاتا ہے سنن نسائی کی نمایں خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس میں بہت کم ضعیف احادیث ہیں اور مولف نے اس کتاب میں فقہی ابواب کی ترتیب سے احادیث جمع کی ہیں اور احادیث کو جمع کرتے ہوئے اس بات کا بطور خاص اہتمام کیا ہے کہ الفاظ حدیث بالکل وہی ہوں جو اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ نے استعمال فرمائے تھے۔

اس کتاب کی طرف اہل علم نے توجہ کی اور اس کی شرح کرنے کی سعادت حاصل کی زیر نظر مقالہ میں اسی کتاب کی دو اردو شروح کے منہج واسلوب پر بحث کی گئی جو دور حاضر میں لکھی گئی ہیں پہلی شرح حافظ محمد امین صاحب نے لکھی ہے جو ۲۰۱۱ مین دار السلام مکتبہ سے سات جلدوں میں شائع ہوئی دوسری شرح لیاقت رضوی صاحب نے لکھی جو ۲۰۱۵ میں شبیر برادرز لاہور والوں نے شائع کی۔

حافظ محمد امین (مترجم وشارح مترجم سنن نسائی) کا تعارف

شارح سنن نسائی حافظ محمد امین کا درج ذیل تعارف ان سے ذاتی انٹرویو میں حاصل کیا گیا ہے جسے اختصار کے ساتھ پیش جارہا ہے:

ان کا نام محمد امین ہے۔ ان کے والد محترم مولانا محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جو کہ حضرت صوفی محمد عبداللہ محدث گوندلوی کے مدرسہ میں پڑھاتے رہے۔ وہاں شیخ الحدیث رہے اور 1981 میں وہیں وفات پائی۔ حافظ محمد امین شیخ الحدیث حافظ عبداللہ کے بھانجے اور داماد ہیں۔

پیدائش

ان کی پیدائش 16 نومبر 1953 میں ہوئی۔

تعلیم

میٹرک کرنے کے ساتھ ساتھ وہ قرآن مجید حفظ کرتے رہے تھوڑا تھوڑا جس طرح بچے کرتے ہیں سکول جانے سے پہلے تھوڑا بہت اس طرح کر کے میٹرک ختم ہونے تک بارہ سپارہ ہو چکے تھے پھر میٹرک سے فارغ ہو کر سن 1969 میں پھر ایک سال کے دوران باقی قرآن مجید حفظ کیا۔ اس کے بعد پھر زرعی یونیورسٹی میں داخلہ لیا لیکن وہاں کا ماحول کچھ سمجھ نہیں آیا اس لیے وہ داخلہ چھوڑ دیا اور پھر اپنے ادارہ میں تعلیم شروع کر دی اسی گاؤں والے دارالعلوم تعلیم الاسلام میں اس وقت اس کا نام دارالعلوم تقویت الاسلام رکھ لیا گیا تھا اس میں پھر تعلیم حاصل کی۔ کئی کتابیں اپنے والد محترم سے بلوغ المرام وغیرہ شرح نخبہ، مختصر المعانی، ہدایہ، سراجی، بخاری، ترمذی، ابوداؤد یہ سب انہی کے پاس پڑھیں۔

1975ء میں یہاں سے فارغ ہونے کے بعد جامعہ محمدیہ میں دو سال رہے۔ 1975ء سے 1977ء تک ان دو سالوں حضرت محدث گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بخاری پڑھی اور وہاں جانے کا ان کا اصل مقصد انہی کے پاس بخاری پڑھنا تھا تو پھر دو سال ان سے بخاری کا درس لیا۔ پہلے سال وہ جو کچھ بتاتے تھے وہ اسے لکھ لیتے تھے۔ بعد میں اپنے کمرے میں جا کر اسے شرح کی صورت میں اسے لکھ لیتے۔ 1978ء میں سرگودھا بورڈ کی طرف سے فاضل عربی اور F.A کا امتحان دیا اور فاضل عربی میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔ 1979 میں پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان دیا۔ 1981ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات کیا۔

تدریس کا آغاز

ستمبر 1979ء میں جامعہ علمیہ سرگودھا میں پڑھانا شروع کیا اور نومبر 1981 تک میں وہاں پڑھاتے رہے۔ پھر ابا جان فوت ہوگئے تو گاؤں والوں نے واپس بلا لیا اس وقت سے اب تک اپنے ادارہ دارالعلوم تقویت الاسلام میں تدریس کر رہے ہیں۔ جب سے اپنے ادارے میں گئے ہیں صحیح بخاری جیسی کتب کا درس دینا شروع کیا اور اب تک الحمدللہ یہ درس جاری ہے۔

کتب کے تراجم

کچھ کتابوں کے ترجمے بھی کئے ہیں جن میں سب سے پہلے "سنن نسائی" کا ترجمہ اور فوائد تحریر کیے جسے دار السلام لاہور نے شائع کیا بلکہ انہیں کے اصرار کرنے پر یہ کام کیا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے اصرار کر کے کچھ مزید کتب بھی لکھوائیں۔ جن میں

- تاریخ مدینہ
- طائف مکہ
- اطلس قرآن
- اطلس سیرت النبی
- البدایہ النہایہ (مترجم)
- مختصر البدایہ والنہایہ

شامل ہیں۔اس کے علاوہ تقریباپندرہ کتب کے ترجمے کر چکے ہیں اوران میں سے اکثر شائع ہو چکے ہیں۔تاہم کئی تراجم وکتب ضائع بھی ہوئے۔پھر 8 سے 9 سال قبل "**تحفۃ الاحوزی**" کا ترجمہ شروع کیا تھا لیکن طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے اس کو درمیان میں چھوڑ دیا۔فی الحال وہ ابتدائی مراحل پر ہے البتہ اس کا ایک ڈیڑھ رجسٹر لکھا جا چکا ہے۔

اس کے بعد آنکھوں کا آپریشن ہوا بس اس وجہ سے سستی ہوتی گئی اگرچہ آپریشن سے تو کوئی روکاوٹ نہیں ہوئی لیکن یہ سستی کی بنیاد بن گیا۔اسی سال فروری میں ان کا بائی پاس ہوا ہے اور الحمد للہ یہ آپریشن کامیاب ہوا اور صحت بھی الحمد للہ بحال ہو رہی ہے۔

اساتذہ کا تعارف

ان کے اساتذہ میں والد محترم کے علاوہ مولانا عبد الصمد رؤف، مولانا خلیل احمد اور مولانا عبد المجید میرے اساتذہ میں شامل ہیں۔ گوجرانولہ میں حضرت حافظ محدث گوندلوی کے علاوہ حافظ عبد المنان نورپوری خاص استاذ ہیں کیونکہ ان کے پاس بہت زیادہ کتابیں پڑھی ہیں۔ دو سال کے دوران تقریبا 26 کتب پڑھی ہیں۔ جن میں سے اکثر کا تعلق فلسفہ وعقائد سے ہے۔ان کے علاوہ حافظ عبد السلام بھی ان کے استاد ہیں ان سے دو کتابیں پڑھی۔ مولانا عبد الحمید شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ سے شرح عقائد نسفی اور حجۃ اللہ البالغہ پڑھی تھی۔ مولانا جمعہ خان جامعہ محمدیہ میں ایک دیوبندی استاد تھے، ان سے بھی خیالی اور سلم العلوم کی شروحات ان کے پاس پڑھیں۔ کچھ کتب حافظ عبد المنان نورپوری کے پاس پڑھی۔ فاضل عربی میں استاد شیخ الحدیث مولانا عبد المالک تھے ان کا تعلق جماعت اسلامی سے تھا اور وہ اس وقت فیصل آباد میں پڑھاتے تھے آج کل وہ منصورہ میں حدیث پڑھا رہے ہیں۔

تلامذہ

شاگردوں کی تعداد بھی کافی ہے گوجرانولہ، لاہور اور کافی جگہ ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا عبد اللہ رفیق بھی ان سے پڑھتے رہے ہیں صحیح بخاری وغیرہ کا درس انہوں نے انہی سے لیا ہے۔ اسی طرح سرگودھا میں پڑھانے والے مولانا محمد نعیم رضوان اور مولانا عبد القاسم بھی ان کے شاگرد رہے ہیں۔1

شرح کا مختصر تعارف

نام

شارح، الشیخ حافظ محمد امین نے امام نسائی کی معروف زمانہ کتاب سنن نسائی کی شرح کی ہے اور اس شرح کا نام متر جم سنن نسائی رکھا ہے اس میں شارح نے ہر حدیث کا ترجمہ اس کے ساتھ اکثر و بیشتر احادیث کے تحت اس حدیث سے حاصل ہونے والے فوائد و مسائل کو قلمبند کیا ہے۔

جلدوں کی تعداد

یہ شرح کل سات جلدوں پر مشتمل ہے۔

ناشر

متر جم سنن نسائی مکتبہ دار السلام لاہور نے نشر کیا ہے۔

سن اشاعت

اس کی اشاعت سن 2011 میں ہوئی۔

وجہ تالیف

شارح حافظ محمد امین وجہ تالیف کو عرض متر جم کے تحت بیان کرتے ہیں:

> "جون 1999 جناب گرامی قدر جناب حافظ صلاح الدین یوسف اور جناب حافظ عبد العظیم جنرل منیجر ادارہ دار السلام لاہور اپنے چند رفقاء کے ہمراہ میرے پاس تشریف لائے اور سنن نسائی کے ترجمہ و فوائد پر کام کرنے کی رغبت دلائی میں علمی طور پر اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا تھا لیکن ان کی حوصلہ افزائی سے یہ کام کرنے کی ہامی بھر لی۔"

مترجم سنن نسائی از حافظ محمد امین کا منہج واسلوب

حافظ محمد امین کی جانب سے سنن نسائی کا کیا گیا ترجمہ اور علمی فوائد اردو زبان میں شرحِ حدیث کی اہم خدمت ہے۔ ترجمہ کی جاذبیت کے ساتھ ساتھ فوائد و مسائل بھی عمدہ و مفید ہیں۔اس کتاب کے منہج واسلوب کے بارے کچھ نکات ذیل میں پیش کئے جارہے ہیں:

مباحثِ علوم الحدیث

شارح نے اس کتاب کے آغاز میں مقدمہ، سنن نسائی اور مؤلفِ سنن نسائی کا تعارف، محدثین کے طبقات، اصطلاحاتِ محدثین، کتب احادیث کی اقسام اور احادیث کے درجات کو بیان کیا،اس کے بعد کتاب کے ترجمہ و فوائد کا آغاز کیا۔

فوائد ومسائل

اس کتاب میں تفصیلی شرح کی بجائے شارح نے احادیث کے تحت حاصل ہونے والے علمی نکات کو مختصر انداز میں "فوائد ومسائل" کے عنوان سے درج کر دیا۔

ابتدائیہ

اس شرح میں شارح نے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ کسی کتاب کے آغاز سے پہلے اس سے متعلقہ ابحاث و مسائل کو اختصار کے ساتھ ایک مضمون کی شکل میں بیان کر دیا ہے۔جیسا کہ کتاب قطع السارق سے پہلے **"چور کی سزا اور اس کی حکمت"** کے عنوان سے ایک علمی شذرہ رقم کیا ہے۔

لغت کا استعمال

کسی کتاب کے آغاز سے پہلے متعلقہ مضمون لکھتے ہوئے فقہی مسائل تک محدود رہنے کی بجائے شارح نے ہر کتاب کے عنوان کا لغوی واصطلاحی معنی بھی بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔جیسا کہ کتاب الطہارۃ کے آغاز میں طہارت کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کرنے کے بعد پانچ صفحات پر متعلقہ احکام ومسائل ذکر کئے۔

سابقہ کتاب سے تعلق

شارح نے اس دلچسپ امر کا بھی اہتمام کیا ہے کسی کتاب کے آغاز میں اس کا ماقبل کتاب سے تعلق بیان کیا جائے۔جیسا کہ کتاب الاستعاذہ کے آغاز میں یوں رقم طراز ہوئے:

> "اس سے پہلی کتاب آداب القضاۃ تھی یہ کتاب الاستعاذۃ ہے۔شاید ان دونوں کتابوں کے درمیان مناسبت یہ بنتی ہو کہ قاضی اور حاکم بن کر لوگوں کے مابین اختلافات کے فیصلے کرنا انتہائی حساس اور خطرناک معاملہ ہے۔ قاضی کی معمولی سی غلطی یا غفلت سے معاملہ کہیں سے کہیں جا پہنچتا ہے۔اس کو

ٹھوکر لگنے سے ایک کا حق دوسرے کے پاس چلا جاتا ہے اور اسی طرح ایک حلال چیز قاضی اور جج کے فیصلے سے اس کے اصل مالک کیلئے حرام ٹھہرتی ہے۔ اس لئے ایسے موقع پر انسان مجبور ہے کہ وہ اللہ تعالی کی پناہ میں آئے، اسی کا سہارا لے اور اپنے معاملے کی آسانی کیلئے اسی کے حضور اپیل کرے اور اسی سے مدد چاہے تاکہ حتی الامکان غلطی سے بچ سکے۔ اللہ تعالی کی پناہ، اس کا سہارا اور اس کی بارگاہِ بے نیاز میں اپیل دعا و التجا کے ذریعے سے کی جاسکتی ہے۔ لہذا کتاب آداب القضاۃ کے بعد کتاب الاستعاذۃ کا لانا ہی مناسب تھا۔ اس لیے امام نسائی اس جگہ یہ کتاب لائے ہیں۔ دوسری بات یہ بھی ہے کہ انسان ایک کمزور مخلوق ہے جو اللہ تعالی کی مدد کے بغیر ایک لمحہ بھی اس جہان میں نہیں گزار سکتا۔ کوئی انسان کافر ہو سکتا ہے لیکن اللہ تعالی سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ بے شمار مواقع ایسے آتے ہیں کہ انسان اپنے آپ کو بے بس تسلیم کر لیتا ہے اور ہر قسم کی صلاحیتوں اور وسائل کے باوجود عاجز آ جاتا ہے۔ اس وقت وہ ضرورت محسوس کرتا ہے کہ کسی بالا قوت کی مدد حاصل ہو اور وہ بالا قوت اللہ تعالی ہے۔ مصائب و آفات سے بچنے کیلئے انسان اللہ تعالی کی پناہ حاصل کرتا ہے۔ دنیوی ہوں یا اخروی، جسمانی ہوں یا روحانی، مادی ہوں یا معنوی سارے کے سارے اللہ تعالی کی مدد و نصرت ہی سے آسانیوں میں بدلتے ہیں۔"2

مترجم و شارح حافظ محمد امین نے عرض مترجم کے تحت اس شرح کے اسلوب و منہج سے متعلق کچھ نکات ذکر کئے ہیں، جنہیں ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے:

علوم الحدیث کی بحث

چونکہ یہ ترجمہ و فوائد عام قارئین کیلئے ہیں، لہذا ان میں عربیت کے نکات یا لغوی مباحث سے قصداً پرہیز کیا گیا ہے۔ دلائل عام فہم انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ اصول حدیث یا اصول فقہ کے فنی مباحث سے زیادہ اعتنا نہیں کیا گیا تاکہ قاری پریشان نہ ہو۔

احادیث کی صحت و ضعف کی بابت بحث نہیں کی گئی الاّ یہ کہ کسی حدیث کو ترجیح دینا مقصود ہو۔ ہاں البتہ احادیث کی تحقیق و تخریج ادارے نے الگ طور پر فاضل محقق حضرت مولانا حافظ ابو طاہر زبیر علی زئی سے کروائی ہے جو حاشیے میں درج ہے وہاں سے استفادہ کیا جائے۔

احادیث میں اختلاف کی صورت میں معمولی ضعف کی وجہ سے کسی حدیث کو ترک کرنے کی بجائے تطبیق کی کوشش کی گئی ہے۔ محدثین کرام کو یہی رہا ہے کہ معمولی ضعف کا انجبار اگر کثرت طرق یا شواہد و توابع کی وجہ سے ہو جائے یا تطبیق ممکن ہو تو وہ کسی حدیث کو ترک نہیں کرتے۔

اجماعی مسائل

اجماعی مسائل میں اجماع صحابہ وتابعین کی سختی سے پابندی کی گئی ہے اور کسی اختلاف کرنے والے کے اختلاف کو معتبر نہیں سمجھا گیا۔ غیر اجماعی مسائل میں عمومی طور پر جمہور اہل علم (صحابہ وتابعین) کی رائے کو ترجیح دی گئی ہے کیونکہ اہل علم کی کثرت بھی ایک بڑی قوت ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اصول حدیث میں بھی کثیر راویوں یا اوثق کے مقابلے میں ایک ثقہ راوی کی بات کو بوجۂ مخالفت ومنافات کے شاذ کہہ کر رد کر دیا جاتا ہے۔

استدلال واستنباط میں ظواہر نصوص کے ساتھ ساتھ مقاصد شرع کو مد نظر رکھا گیا ہے اور ایسی تاویلات وتوجیہات سے گریز کیا گیا ہے جو نصوص کے ظاہری مفاہیم یا مقاصد شرع سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ اہل ظاہر کے لفظی جمود اور اہل رائے کی موشگافیوں کو خصوصا جب اس طریق سے جمہور اہل علم کی مخالفت کی گئی ہو، لائق اعتنا نہیں سمجھا گیا بلکہ فقہائے محدثین کا انداز اختیار کیا گیا ہے۔

جن مسائل میں دونوں طرف دلائل ہوں وہاں کوشش کی گئی ہے کہ جو موقف اقرب الی الصواب یا نصوص کے ظاہری مفہوم کے مطابق ہے، اسے ہی اختیار کیا جائے۔ نیز ایک جانب کو اختیار کرنے میں تشدد سے کام نہ لیا جائے۔ مثلاً وہ مسائل جو صحابہ وتابعین میں مختلف فیہ رہے ہیں اور جن میں دونوں طرف اکابر صحابہ وتابعین ہیں، ایسے مسائل میں کسی ایک رائے پر تشدد کے بجائے نرم انداز اختیار کیا گیا ہے۔ دوسرے فریق پر طعن و تشنیع نہیں کی گئی۔ فقہائے محدثین کا یہی انداز ہے جسے ان کی تصانیف میں صاف دیکھا جا سکتا ہے۔ مثلاً صحیح بخاری یا جامع ترمذی وغیرہ۔ اس سلسلے میں امام ہند حضرت شاہ ولی اللہ کی تصریحات انتہائی قابل قدر ہیں۔ ان کی بلند پایہ کتاب حجۃ اللہ البالغہ اختلافی مسائل کی حقیقت کو سمجھنے کیلئے انتہائی مفید ہے۔ ماضی قریب میں حضرت الاستاذ شیخ الشیوخ محدث العصر حافظ محمد گوندلوی اسی فکر کے علم بردار رہے ہیں اور یہی حق وصواب کی راہ ہے جو جمود وتعصب سے پاک ہے۔

ادب الاختلاف

اجتہاد واستنباط کے اختلاف میں تمام اہل علم وتقوی کا احترام قائم رہنا چاہئے۔ اس کی وجہ سے کسی کو سبّ و شتم کا نشانہ نہیں بنانا چاہئے کیونکہ ہر رائے اور استنباط میں غلطی اور خطا کا امکان ہوتا ہے۔ ان اختلافات کی بنا پر کسی اہل علم پر طعن وتشنیع یا طنز کرنا سوءِ ادب ہے جو علم کی برکت اور ہدایت سے محرومی کا سبب ہے۔

بعض اہل علم وتقوی اپنی جلالت قدر کے باوجود بعض مسائل میں تفرد کا شکار ہوگئے اور ان کی رائے جمیع اہل علم سے مخالف ہوگئی اور اس کی بنیاد محض لفظی استدلال یا قیاس عقلی پر ہے۔ ایسی رائے کو ان کا احترام وادب قائم رکھتے ہوئے لائق توجہ نہیں سمجھا جائے گا چہ جائیکہ وہ عمل میں آئے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تفرد اور شذوذ سے منع فرمایا ہے اور جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے۔ ایسی لغزشوں کو کسی کی علمی وجاہت کے زور پر قابل عمل و تسلیم قرار نہیں دیا جا سکتا۔

کسی ایک فقہی مسلک کی تنگ نائے میں پھنسنے کے بجائے فقہیات میں خذ ما صفا و دع ما کدر کے اصول پر عمل کیا گیا ہے جو کہ محدثین کا طرۂ امتیاز ہے۔

محمد لیاقت رضوی (شارح شرح سنن نسائی) کا تعارف

آپ کا نام ابو عبد الرحمن محمد لیاقت علی رضوی ہے۔

جائے ولادت

شارح ضلع بہاولنگر بہاولنگر کے ایک معروف گاوں جس کا نام چک سنتیکا ہے اس میں پیدا ہوئے۔ یہ گاوں دریائے ستلج کے کنارے قیام پاکستان سے بھی کئی صدیوں سے قبل آباد ہے۔

ابتدائی تعلیم

شارح نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاوں سے ہی حاصل کی گاوں میں ایک پیشہ ور دوکاندار جن کا نام غلام محمد گاذر تھا جو کاروبار کے ساتھ ساتھ بچوں کو دو یا تین کلاسوں تک مفت تعلیم دیتے تھے مصنف نے بھی اپنی ابتدائی تعلیم انہی سے حاصل کی۔ ابتدائی بسم اللہ شریف اور کچھ ابتدائی اسباق پڑھنے کے بعد شرح نے کلاس اول تا پرائمر تک تک کی تعلیم اپنے گاوں سے بالکل قریب ایک واقع گاوں جس کا نام بونگہ احسان بی بی اسی گاؤں کے گورنمنٹ پرائمری سکول سے حاصل کی۔ کلاس ششم گورنمنٹ ہائی سکول عارف والہ روڈ بہاولنگر سے حاصل کی۔

حفظ اور درس نظامی کی تعلیم

مترجم و شارح اپنے حفظ اور درس نظامی کی تعلیم کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "کلاس ششم میں تھا کہ تعلیمی شوق اساتذہ کے مزاج کی وجہ سے پہلے جیسا نہ رہا تو گرمی کی چھٹیوں میں قرآن پاک کو اچھی طرح سیکھنے کا شوق پیدا ہوا بس اس شوق کی تکمیل کے لیے اپنے ماموں زاد بھائی غلام یسین جو اس وقت فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھ رہے تھے ان کی راہنمائی سے ان کے گاؤں کے قریب واقع دربار عالیہ حضرت خواجہ محمد دین علیہ الرحمہ پر ایک مدرسہ تھا جہاں پر مولانا مظہر احمد سنتوی صاحب جو کہ جامعہ نعیمیہ کے فاضل تھے درس نظامی کی کلاس پڑھاتے تھے کچھ دیر ابتدائی کتب پڑھی اس کے بعد قرآن مجید کو حفظ کرنا شروع کیا تو کچھ ہی دنوں میں دو سپارے حفظ کر لیے لیکن بعد میں علاقائی وجوہات کی بنا پر حفظ کو ادھورا ہی چھوڑنا پڑا تو شارح کے استاذ مولانا مظہر احمد سنتوی صاحب نے عید الاضحی کے بعد جامعہ نعیمیہ لاہور میں داخل کروا دیا لیکن وہاں کی خوراک و ماحول موافق نہ آیا تو بیمار ہو گے ہفتہ یا دس دن بعد واپس چلے گے تاہم تعلیمی سال ضائع ہونے کے ڈر کی وجہ سے گاوں کے قریب ہی ایک جامعہ جس کا نام جامعہ مہریہ چک نمبر 105/6R میں پڑھنے کے لیے چلا گیا جہاں مصنف نے سال اول کی تعلیم حاصل کی۔ سال اول کی تکمیل کے بعد مصنف کے دل میں دوبارہ جامعہ نعیمیہ لاہور جانے کی خواہش پیدا ہوئی کہ

جامعی جا کے بقیہ تعلیم کو حاصل کیا جائے لیکن شارح کو خوف تھا کہ اس سفر میں اس بار بھی طبعیت اجازت دے گی کہ نہیں خیر اللی والوں سے دعائیں لیں اور پھر جامعہ نعیمیہ لاہور کا سفر شروع کیا لاہور پہنچ کر جامعہ نعیمیہ داخلہ لیا الحمد للہ اس بار خوراک اور پانی موافق آگیا اور شارح دورہ حدیث تک جامعہ نعیمیہ میں ہی زیر تعلیم رہا۔"3

مترجم وشارح کے اساتذہ

شارح اپنے سال اول کے اساتذہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

جامعہ مہریہ چک نمبر105/6R میں سال اول میں تین اساتذہ سے شرف تلمذ کیا جن کے اسماء درج ذیل ہیں

- مولانا منور حسین
- شیخ الحدیث علامہ مفتی اختر
- شیخ الحدیث مفتی عبد اللطیف

اساتذہ جامعہ نعیمیہ

- ڈاکٹر راغب حسین نعیمی
- مولانا کلیم فاروقی
- مولانا حافظ صابر
- مولانا ڈاکٹر سلیمان قادری
- مولانا حاجی امداد اللہ نعیمی
- مولانا غلام نصیر الدین چشتی
- شیخ الحدیث مولانا عبد العلیم سیالوی

شرح کا مختصر تعارف

علامہ لیاقت علی رضوی نے نسائی شریف کی جو شرح کی ہے اس کا نام "شرح سنن نسائی شریف" رکھا ہے۔

جلدوں کی تعداد

شرح سنن نسائی شریف از علامہ لیاقت علی رضوی کل چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔

ناشر

شرح سنن نسائی شریف کو شبیر برادرز لاہور نے شائع کیا ہے۔

سن اشاعت

اس کی اشاعت ستمبر 2015 میں ہوئی۔

وجہ تالیف

شارح جلد اول مقدمہ کے ضمن میں پیش لفظ کے تحت شرح کی وجہ تالیف لکھتے ہیں:

> "صحاح ستہ میں ایک اہم نام کتاب سنن نسائی کا بھی ہے جو امام نسائی کی تالیف ہے اس کا اردو ترجمہ جناب محی الدین جہانگیر صاحب نے کیا اور ابتدائی دو جلدوں کی شرح بھی کی لیکن بعد ازاں مصروفیات کے سبب اسے جاری نہ رکھ سکے پھر بندہ ناچیز کو اس کے مکمل کرنے کا حکم دیا کہ شرح کو مکمل کردیں تو میں نے اللہ کی ذات پر توکل کرتے ہوئے کام شروع کردیا۔"4

شرح سنن نسائی از علامہ محمد لیاقت علی رضوی کا منہج واسلوب

علامہ محمد لیاقت رضوی کی تحریر کردہ شرح سنن نسائی اردو زبان میں سنن نسائی کی اہم اور مفید شرح ہے جس میں سنن کے تقاضوں کے مطابق فقہی ابحاث کو مفصلا زیر بحث لایا گیا ہے۔اس شرح کے منہج واسلوب سے متعلق چیدہ چیدہ نکات درج ذیل ہیں:

- شرح سنن نسائی از علامہ لیاقت علی رضوی میں احادیث کیلئے علامہ ابوالعلا محمد محی الدین جہانگیر کا ترجمہ بعنوان "فتوحات جہانگیری" منتخب کیا گیا ہے۔
- شرح کے آغاز میں امام نسائی کے تعارف کیلئے بھی ابوالعلا محمد جہانگیر کی تحریر منتخب کی گئی۔
- اس شرح میں ہر کتاب کے آغاز میں مذکورہ تراجم ابواب اور احادیث کی تعداد بیان کرنے کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے۔جیسا کہ کتاب الطہارت کے آغاز میں کہا گیا:

  > "امام نسائی نے اس کتاب (طہارت کے بارے میں روایات) میں 204 تراجم ابواب اور 323 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 189 ہو گی۔"5

- شارح نے اس شرح میں یہ اسلوب اپنایا ہے کہ عام فہم اور واضح احادیث کے ترجمہ پر ہی اکتفا کیا ہے لیکن تفصیل طلب احادیث کی ترجمہ کے ساتھ ساتھ بسط وکشاد کے ساتھ شرح کی ہے۔
- شارح نے اس بات کا بھی اہتمام کیا ہے کہ ضروری وضاحت کیلئے احادیث کے ترجمہ، باب کے عنوان اور شرح وتوضیح میں جابجا قوسین کا استعمال کیا جائے۔

ابتدائیہ

اس شرح میں کسی کتاب کے آغاز میں اس کتاب کے عنوان کی لغوی واصطلاحی بحث کی گئی ہے جیسا کہ کتاب القسامہ کے آغاز میں لکھا گیا۔

> "قسامت، ق کے زبر کے ساتھ قسم کے معنی میں ہے یعنی سوگند کھانا۔شرعی اصطلاح میں قسامت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی آبادی و محلہ میں یا اس آبادی و محلہ کے قریب میں کسی شخص کا قتل

ہو جائے اور قاتل کا پتہ نہ چلے تو حکومت واقعات کی تحقیق کرے اگر قاتل کا پتہ چل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اس آبادی یا محلہ کے باشندوں میں سے پچاس آدمیوں سے قسم لی جائے اس طرح کہ ان میں سے ہر آدمی یہ قسم کھائے کہ اللہ کی قسم نہ میں نے اس کو قتل کیا ہے اور نہ اس قاتل کا مجھے علم ہے۔"6

سنن کی ترتیب

چونکہ نسائی کا تعلق کتبِ حدیث کی قسم "سنن" سے ہے اور احادیث کو فقہی ترتیب کے مطابق بیان کیا گیا ہے تو شارح نے بھی احادیث کے ترجمہ پر اکتفا کرنے کی بجائے فقہی مسائل کو تفصیلا بیان کیا ہے جیسا کہ قصاص سے متعلقہ بحث کے تحت **"آیت قصاص سے متعلق تیس مسائل فقہیہ کا بیان"** کا عنوان دے کر تیس مسائل کو توضیحا بیان کر دیا۔7

نسائی چونکہ سنن ہے یعنی فقہی ابواب کے لحاظ سے احادیث مجتمع کی گئی ہیں اسی لئے شارح نے بھی احادیث کی فقہی تشریح کی طرف خاص توجہ دی ہے اور دیگر مباحث یعنی کلامی، بلاغی اور دعوتی پہلوؤں پر توجہ نہیں دی گئی۔ جیسا کہ کتاب قطع السارق کا عنوان ذکر کرنے کے بعد شارح نے سرقہ کا معنی و مفہوم بیان کرنے کے بعد شرعی حد، حد جاری ہونے کی شرائط اور حدود کو شبہات سے ساقط کرنے پر تفصیلی بحث کی ہے۔

لغت کا استعمال

کتاب کے عنوان پر لغوی واصطلاحی بحث کے علاوہ کسی کتاب کے تحت ترجمہ الابواب اور احادیث کے تحت بھی لغوی و اصطلاحی بحث کی گئی ہے جیسا کہ "باب هل يؤخذ من قاتل العمد الدية اذا عفا ولي المقتول عن المعقود" کے تحت حدیث (4799) اور اس کا ترجمہ بیان کرنے کے بعد دیت کا لغوی معنی اور اصطلاحی مفہوم کو تفصیلا بیان کرتے ہوئے لکھا گیا:

> "دیات جمع ہے دیت کی، جس کا معنی ہے مالی معاوضہ۔ گویا دیت اس مال کو کہتے ہیں جو جان کو ختم کرنے یا کسی شخص کے جسمانی اعضاء کو ناقص (مجروح) کرنے کے بدلہ میں دیا جاتا ہے۔ عنوان میں جمع کا لفظ دیات دیت کی انواع کے اعتبار سے لایا گیا ہے اس سے یہ اظہار مقصود ہے کہ دیت کی مختلف قسمیں ہیں مثلا ایک دیت تو وہ ہوتی ہے جو کسی کو جان سے مار ڈالنے کے بدلہ میں دی جاتی ہے اور ایک دیت وہ ہوتی ہے جو اعضاء کے نقصان کے بدلے میں دی جاتی ہے۔"8

فقہی تصریحات

صاحبِ شرح نے اس بات کا بھی التزام کیا ہے کہ ابواب کا عنوان (ترجمہ الباب) کا ذکر کرنے کے بعد احادیث ذکر کرنے سے پہلے اس باب کے متعلقہ فقہی تصریحات واختلافات کو بھی ذکر کیا جائے۔ جیسا کہ کتاب

القسامہ ہی میں لغوی واصطلاحی بحث کے بعد "**پچاس قسموں کو پورا کرنے میں فقہی تصریحات کا بیان**" کا عنوان قائم کر کے تفصیلی بحث کی گئی۔

کئی مقامات پر خاص تناظر سے ہٹ کر مناسبت رکھنے والے فقہی مسائل کو بھی "**ذیلی مسائل**" کا عنوان دے کر بیان کر دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ جلد نمبر 1 کے صفحہ نمبر 141 میں باب الوضوء من الریح کے تحت احادیث کی تشریح کے بعد آخر میں اس سے مماثل مسائل کو اسی عنوان کے تحت بیان کیا گیا ہے۔

احادیث کی تخریج

شارح نے سنن نسائی میں مذکور احادیث کی دوسری کتب سے تخریج کا بھی اہتمام کیا ہے اور Footnote میں احادیث کی متعلقہ تخریج پیش کی گئی ہے۔ جیسا کہ "باب الامر بالعفو عن القصاص" کے تحت حدیث (4797) کی تخریج یوں کی گئی:

"اخرجه ابوداؤد فی الدیات، باب الامام یامر بالعفو فی الدم (الحدیث4497) و اخرجه النسائی فی القسامة، الامربالعفو عن القصاص (الحدیث4797) و اخرجه ابن ماجة فی الدیات ، باب العفو فی القصاص (الحدیث2692) ، تحفةالاشراف(1095)"

اسی طرح ایسی روایات جن کو بیان کرنے میں امام نسائی منفرد ہوں، شارح نے اس کی نشاندہی بھی کر دی ہے۔ جیسا کہ حدیث نمبر 4897 کے تحت لکھتے ہیں:

"انفرد به النسائی۔ تحفة الاشراف 5985۔"

سنن نسائی کی اس شرح میں شارح نے تخریج کا اہتمام کرنے کے ساتھ یہ اسلوب بھی اپنایا ہے کہ اگر کوئی حدیث پہلے بیان کی جا چکی ہو تو بھی اس کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً حدیث نمبر 4895 کے تحت حاشیہ میں لکھتے ہیں:

"تقدم فی قطع السارق، الرجل یتجاوز للسارق عن سرقته بعد ان یاتی به الامام و ذکر الاختلاف علی عطاء فی حدیث صفوان بن امیة فیه (الحدیث4893)"

متفرق موضوعات

اس شرح میں شارحِ سنن نسائی علامہ لیاقت رضوی نے متفرق موضوعات پر توضیحی مقالے بھی شامل کئے جیسا کہ جلد ششم کے آغاز میں "**مقدمہ رضویہ**" کے عنوان سے علم حدیث میں خواتین کی خدمات پر مقالہ درج کیا ہے جس میں صحابیات اور علم حدیث، مسانید صحابیات اور علم حدیث کا بیان، تابعیات و تبع تابعیات اور علم حدیث کا بیان، حضرت حفصہ بنت سیرین اور علم حدیث کا بیان، عمرہ بنت عبدالرحمن اور علم حدیث کا بیان، روایت حدیث کے مختلف ادوار کا بیان، تحصیل حدیث کیلئے سفر کا بیان، محدثات کی درس گاہوں کا بیان، علم حدیث میں خواتین کی تدریسی خدمات کا بیان اور روایت حدیث میں احتیاط کا بیان کے ضمنی عناوین پر بحث کی گئی ہے۔

مذاہب اربعہ کا موقف

اس شرح کے اسلوب کا ایک پہلو یہ ہے کہ کسی مسئلہ کی فقہی بحث میں شارح اس مسئلہ کی بابت مذاہب اربعہ کے مواقف پیش کرتے ہیں، باہم مختلف فیہ مسائل میں دلائل و مستدلات کو بیان کرتے ہیں اور اس کے بعد چونکہ شارح خود حنفی المسلک ہیں تو مذہب حنفیہ کے موقف کی ترجیح کو بیان کرتے ہیں۔ جیسا کہ "باب ما يكون حرزا و ما لا يكون" کے تحت حد سرقہ کیلئے نصاب کے لازم ہونے سے متعلق فقہی مذاہب کو بیان کیا گیا اور پھر بے قدر و قیمت چیز کی چوری پر احناف کا یہ موقف پیش کیا کہ بے قدر و قیمت اور عام طور پر مباح سمجھی جانے والی چیز کی چوری پر امام اعظم رحمہ اللہ کے ہاں حد جاری نہیں ہو گی۔ اس کے بعد درختوں سے پھلوں کی چوری اور اس پر حد جاری ہونے یا نہ ہونے کے بارے احناف اور ائمہ ثلاثہ کے اختلاف کو بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"حنفیہ نے ان احادیث کا جواب متعدد طریقوں سے دیا ہے۔"9

اس کے بعد احناف کی جانب سے اپنے دلائل اور مقابل مستدلات کے جواب ذکر کئے ہیں۔

مصادرِ شرح

شارح نے اپنی اس کتاب کو مختلف کتب کے حوالہ جات سے مزین کیا ہے۔ ان میں شروحاتِ کتب احادیث، فقہی مصادر و مراجع اور دیگر علوم و فنون کی کتب سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ جیسا کہ دیگر کتبِ صحاح ستہ کے علاوہ المغنی، بدائع الصنائع، در مختار، احکام القرآن، لسان العرب، کتاب الضعفاء الکبیر، کنزالعمال، فتاوی شامی، فیض الباری، ابن اثیر، اسد الغابہ، المستدرک، مسند احمد بن حنبل، جامع البیان، المفردات، تفسیر قرطبی، مؤطا امام مالک، سنن دار قطنی اور الہدایہ وغیرہ کے حوالہ جات جابجا موجود ہیں۔

ترجمہ احادیث

شارح کا رجحان چونکہ فقہی مباحث کی طرف ہے لہذا کئی مقامات پر شارح نے احادیث کے ترجمہ پر ہی اکتفا کیا اور شرح بالکل نہیں کی۔ جیسا کہ دیگر کئی مقامات کی طرح کتاب آداب القضاة کا اکثر حصہ یوں ہی ہے کہ محض احادیث کا ترجمہ ہی ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح کتاب الاستعاذہ میں مذکور احادیث کے بھی ترجمہ پر ہی اکتفا کیا گیا حتی کہ اس کے آغاز میں استعاذة کی لغوی و اصطلاحی بحث بھی ذکر نہیں کی گئی۔

خلاصہ بحث

اس بحث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سنن نسائی کی مذکورہ دونوں شروح کا انداز اور اسلوب ایک جیسا بھی ہے اور بعض حوالوں سے مختلف بھی ہے۔ اگر شرح کی طوالت کو دیکھیں تو دونوں ایک جیسی ہیں صرف انیس بیس کے فرق کے ساتھ دونوں مختصر شروح ہیں۔ دونوں شارحین نے عناوین کی وضاحت کے لئے لغت کا استعمال کیا ہے اور ترجمہ احدیث کے لئے عام فہم اور

آسان الفاظ استعمال کئے ہیں البتہ مسائل کے بیان کے انداز میں ان میں اختلاف پایا جاتا ہے علامہ لیاقت رضوی کی شرح میں علوم الحدیث کی ابحاث کچھ زیادہ ہیں جبکہ حافظ امین کی شرح میں انوں اسبات کو خود بھی بیان کیا ہے کہ وہ علوم الحدیث کی دقیق مباحث سے گریز کریں گے تاکہ قاری پر بوجھ نہ پڑے۔اسی طرح جماعی مسائل کے بارے میں حافظ امین نے اختلاف کرنے والوں سے اعتنا نہیں کیا اور ان کو اپنے حال پر چھوڑ دیا ہے۔ لیاقت رضوی نے اپنی شرح میں فقہی مسائل کو دیگر احادیث ار و قرآنی آیات کے ساتھ بیان کیا ہے اور اقوال آئمہ اربعہ کا بھی بعض مقامات پر اہتمام کیا ہے۔

References

---

1 ذاتی انٹرویو حافظ محمد امین، سرگودھا، ۱۲ جنوری ۲۰۲۴

2 حافظ محمد امین، مترجم سنن نسائی، لاہور: دارالسلام، 1432ھ، ج1، ص370

3 لیاقت علی رضوی، شرح سنن نسائی، لاہور: شبیر برادرز، ج1، ص 15

4 لیاقت علی رضوی، شرح سنن نسائی، لاہور: شبیر برادرز، ج1، مقدمہ

5 لیاقت علی رضوی، شرح سنن نسائی، لاہور: شبیر برادرز، ج1، ص58

6 ایضا، ج6، ص33

7 لیاقت علی رضوی، شرح سنن نسائی، ج6، ص110

8 ایضا، ص127

9 لیاقت علی رضوی، شرح سنن نسائی، ج6، ص217

Bibliography in Roman

interview, Hafiz Muhammad Ameen, Sargodha, 12 January 2024

Hafiz Muhammad Ameen, **Mutarjim Sunan Nasai**, Lahore: Dar-us-Salam, 1432h, Jild 1, Safha 370

Liaqat Ali Rizvi, **Sharh Sunan Nasai**, Lahore: Shabbir Brothers, Jild 1, Safha 15

Liaqat Ali Rizvi, **Sharh Sunan Nasai**, Lahore: Shabbir Brothers, Jild 1, Muqaddimah

Liaqat Ali Rizvi, **Sharh Sunan Nasai**, Lahore: Shabbir Brothers, Jild 1, Safha 58

Ayzan, Jild 6, Safha 33

Liaqat Ali Rizvi, **Sharh Sunan Nasai**, Jild 6, Safha 110

Ayzan, Safha 127

Liaqat Ali Rizvi, **Sharh Sunan Nasai**, Jild 6, Safha 217